☆☆ ڈیرہ اسماعیل خان سے شائع ہونے والا پہلا رنگین، کثیر الاشاعت قومی وعلاقائی اخبار ☆☆

Daily Meezan-e-Adel

ABC CERTIFIED
باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

روزنامہ
خبر۔۔جدت کے ساتھ

میزانِ عدل

ڈیرہ اسماعیل خان

چیف ایڈیٹر: محمد سہیل گنگوہی

meezaneadel2012@gmail.com
http:/www.meezaneadel.com

جلد نمبر 4 | شمارہ 175 | جمعۃ المبارک 24 اپریل 2015ء 4 رجب المرجب 1436ھ 9 بیساکھ | صفحات 8 | قیمت 10 روپے

پنجاب میری نظر میں

مہمان کالم
☆☆☆☆
شہاب الدین

دوستوں کے ساتھ ایک دن پنجاب جانے کا اتفاق ہوا، جب سفر شروع کیا تو ذہن میں بہت سارے عجیب قسم کے سوالات آرہے تھے کہ میں پنجاب میں جا کر اپنے صوبے (خیبر پختونخوا) کی نمائندگی کرونگا اور وہاں پہنچ کر مجھے تمام سوالوں کے جواب مل جائیں گے، سفر کے دوران ذہن میں ان گنت سوالات کے ساتھ ہی ہم پنجاب کے ایک شہر گجرات پہنچے اور وہاں جامعہ گجرات پہنچے، جہاں ہمارا ایسا پرتپاک استقبال کیا گیا کہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ہمیں اتنی عزت دی جائے گی، ہماری خود خاطر تواضع کی گئی، اس موقع پر اقوام متحدہ کے امن مشن کیلئے کام کرنے والی ایک رکن سے بھی ملاقات ہوئی جو اس بات کا نتیجہ اخذ کرنا چاہتی تھی کہ پاکستان میں نوجوان انتہا پسندی اور دہشت گردی کی جانب کیوں بڑھ رہی ہے؟ تاہم اس سوالات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم نے گجرات میں تین دن گزارے ہر امن کارکن کی اپنی سوچ تھی لیکن میں اس وقت حیران ہو گیا جب میں نے وہاں جا کر مختلف لوگوں سے ملاقاتیں کیں، مثلاً گجرات یونیورسٹی کے طلباء و طالبات کے ساتھ ملاقات کی ان کے اپنے خیالات تھے کہ خیبر پختونخوا ہمارے ملک کی جان ہے مگر بقول ان کے کہ سوشل میڈیا اور الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کو جو کچھ دکھایا جا رہا ہے وہ دیکھ کر ہمیں خیبر پختونخوا جانے سے ڈر سا لگتا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خیبر پختونخوا میں تمام لوگ دہشت گرد اور شدت پسند ہیں وہاں امن نام کی کوئی چیز ہی نہیں نہ ہی جانی جاتی ہے، لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے، ہم نے ان کی سوچ کو بدلنے کیلئے جدوجہد کرنی تھی اور ظاہر ہے کہ خیبر پختونخوا کی نمائندگی کر رہے تھے تو اس کے سوفٹ امیج کو بھی اجاگر کرنا تھا اور جدوجہد کرتے ہوئے گجرات یونیورسٹی کے طلباء کی سوچ کو غلط ثابت کیا جو ہماری بڑی کامیابی تھی، اس کامیابی کے ساتھ ہم نے پھر تاریخی شہر گجرانوالہ کا رخ کیا تاریخی شہر ہونے کے باوجود وہاں کے لوگ ہماری نظر میں گاؤں جیسے تھے لیکن جب وہاں کے لوگوں سے بالمشافہ ملاقات ہوئی، وہاں کی جامعات کے طلباء و طالبات اور رجسٹرارز سے ملاقاتیں ہوئیں تو ہم پر واضح ہوا کہ لوگ دیہاتی لگتے ہیں لیکن باشعور اور ملک کیلئے کچھ کر گزرنے کیلئے تیار ہیں، ہمیں وہاں اس وقت فخر محسوس ہوا اور ہمارا جی اکڑ کر چلنے کو چاہا کہ جب ہمیں معلوم ہوا کہ گوجرانوالہ کی جامعہ میں ہمارے صوبے (خیبر پختونخوا) سے تعلق رکھنے والے اساتذہ بھی پڑھا رہے تھے اور بڑے بڑے عہدوں پر تعینات تھے۔ ملاقات کے دوران یہاں کے ساتھیوں نے بھی خیبر پختونخوا کے خراب امیج کو سوشل میڈیا اور پرنٹ والیکٹرانک میڈیا کی کارستانی قرار دیا کہ ہمارے ذہنوں میں یہ رچ بس چکا ہے کہ خیبر پختونخوا میں کچھ بھی اچھا نہیں، اور گھبراہٹ و پریشانی میں مبتلا ہو چکے ہیں کیونکہ میڈیا یہ باور کرا رہا ہے کہ پاکستان کے تمام صوبوں میں امن ہے جبکہ دہشت گردی کی آگ صرف خیبر پختونخوا میں جل رہی ہے اور ساتھ سب کچھ جلا رہی ہے تاہم ہم نے پنجاب کے باسیوں کو اپنے صوبے کے بارے میں سب کچھ بتا کہ یہ محسوس کیا کہ ہم نے خیبر پختونخوا کا حق ادا کر دیا لیکن یہ تو صرف ایک کڑی ہے اس سے آگے بڑھ کر بھی مزید کچھ کرنے کی ضرورت ہے جس کیلئے ہم ہمہ وقت تیار ہیں پنجاب کیا دنیا بھر میں خیبر پختونخوا کی نمائندگی کرینگے اور یہاں کے کلچر و ثقافت کو پوری دنیا میں روشناس کرائینگے کہ ہم دہشت گرد نہیں بلکہ پرامن اور تعلیم یافتہ پاکستانی ہیں، اس موقع پر پنجاب کے دوستوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ ہم بھی خیبر پختونخوا جانا چاہتے ہیں وہاں کے لوگوں سے ملنا چاہتے ہیں، وہاں کے کلچر و ثقافت کی مہک دیکھنا چاہتے ہیں کیونکہ پختون دہشت گرد نہیں بلکہ پرامن پاکستانی ہیں، بہرحال اس دورے کے دوران اپنے صوبے کے حوالے سے تاثرات سن کر دکھ تو ہوا لیکن اب حکومت وقت کا فرض ہے اور ہماری گزارش بھی ہے کہ خیبر پختونخوا کے سوفٹ امیج کو اجاگر کرنے کیلئے اقدامات اٹھائے یہاں کی حکومت کا ساتھ دے اور لوگوں کا معیار زندگی بلند کرنے کیلئے کردار ادا کرے کیونکہ خیبر پختونخوا کے لوگ بھی امن چاہتے ہیں اور دیگر علاقوں کے لوگ بھی خیبر پختونخوا آنا چاہتے ہیں لیکن غلط پروپیگنڈا کی وجہ سے لوگ خیبر پختونخوا آنے اور یہاں کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہونے سے قاصر ہیں، صوبے کی نمائندگی عملی طور پر کرنے کے بعد قلم کے ذریعے بھی اپنے علاقے کی خدمت کرنے کا جذبہ پیدا ہوا تو قلم اٹھا لیا اور لکھ ڈالا کہ جو دل میں تھا، میں بھی ایک عام شہری ہوں جو ملک کی ہر مشکل گھڑی ہو یا خوشحالی اپنا کردار ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں اور ملک کیلئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرونگا۔